## 110488 ـ تین طلاق دینے کے بعد بیوی کو اپنی عصمت میں واپس لانا

### سوال

بیوی سے میرا جھگڑا ہو گیا ابھی وہ ابتدائی مہینوں کی حاملہ ہی تھی تو میں نے اسے تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق کہہ دیا، پھر ولادت کے کچھ ایام بعد میں نے اسے کہا تجھے طلاق، اور رمضان المبارك میں پھر جھگڑا ہوا تو میں نے اسے کہا تم مجھ پر حرام ہو میں نے تجھے طلاق دی... تو کیا یہ طلاق شمار ہو گی، اور کیا ممکن ہے کہ میں اپنی بیوی کو اپنی عصمت میں دوبارہ لے آؤں یا کہ وہ مجھ سے طلاق یافتہ شمار ہو گی ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آدمی کا اپنی بیوی کو " تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق " کہنے سے اکثر علماء کے ہاں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ دوسرے اور تیسرے کلمہ سے پہلے کلمہ کی تاکید کہنا مراد لے تو پھر ایك ہی طلاق واقع ہو گی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ " تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق بالکل اسی طرح ہے کہ تجھے تین طلاق کہا جائے اس سے صرف ایك طلاق ہی واقع ہو گی.

اور آپ کا اپنی بیوی کو " تجھے طلاق " ولادت کے بعد کہنے سے طلاق واقع ہو جائیگی، تو اس طرح یہ دوسری طلاق ہوئی، لیکن اگر وہ طلاق کے وقت نفاس کی حالت میں تھی تو یہ طلاق بدعی اور حرام ہے، اس کے واقع ہونے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے یہی اختیار کیا ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" طلاق بدعی کی کئی اقسام ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس سے مباشرت کی ہو، اور صحیح یہی ہے کہ یہ واقع نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 20 / 58 ).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے، اور ایسی حالت میں طلاق دی جائے جس طہر میں اس سے جماع نہ کیا ہو تو یہ شرعی طلاق ہوگی.

اور جب وہ بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر ایسےطہر جس میں بیوی سے جماع کیا ہو طلاق دی ہو تو یہ طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی جب آپ عورتوں کو طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت ( کے دنوں کے آغاز ) میں طلاق دو الطلاق ( 1 ).

معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر پاک ہوں، اہل علم نے ان کی عدت میں طلاق کا معنی یہی کیا ہے کہ وہ بغیر جماع کے پاک ہوں یا پھر حاملہ ہوں تو یہ طلاق عدت ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق ( 44 ).

اگر آپ نے اس دوسری طلاق کے حکم کے بارہ میں کسی بھی اہل علم سے دریافت نہیں کیا تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی، لیکن اگر آپ نے کسی عالم دین سے فتوی لیا ہے تو آپ کو اس فتوی پر عمل کرنا چاہیے.

اور تیسری بار آپ کا بیوی کو یہ کہنا: میں نے تجھے طلاق دی اس سے بھی طلاق واقع ہو جائیگی.

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو وہ عورت اس سے بائن کبری ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کر لے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر وہ اسے ( تیسری بار ) طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک وہ کسی اور کے ساتھ نکاح نہ کر لے اور اگر وہ ( دوسرا شخص ) اسے طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں رجوع ( دوبارہ نکاح ) کر لیں اگر انہیں یہ گمان ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدود ہیں اللہ انہیں اس قوم کے لیے بیان کرتا ہے جو جانتی ہے البقرة ( 230 ).

یہاں اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے کہ آج کل لوگ جو نکاح حلالہ کرتے ہیں تا کہ تین طلاق والی عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے یہ حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے، اور یہ نکاح صحیح نہیں، اس سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( 109245 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .